21612-اگر عورت اپنے سابقہ خاوند کے ملک کو چھوڑنا چاہے تو بچے کی پرورش کا حق کس کا ہے

سوال

طلاق کے بعد اگر بیوی کسی دوسرے ملک یا شہر جا کر رہائش پذیر ہونا چاہے تو خاوند کے لیے اپنے بچے سے ملنا مشکل ہوگا اس لیے کہ وہاں جانے کے لیے اسے ملازمت سے چھٹی ہوگی اور ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنا پڑے گا تو کیا خاوند کو حق ہے کہ وہ اپنے بچے کی پرورش کرسکے ؟

اور کیا غیر اسلامی ممالک میں بچے کی کفالت کے لیے غیر اسلامی عدالتوں سے فیصلہ کروایا جاسکتا ہے اس لیے کہ خاونداور بیوی دونوں یہ کہتے ہیں کہ پرورش کا حق اس کا ہے ؟

اور کیا جب عورت شادی کرلے تو کیا اس سے پرورش کا حق خودبخود ہی ختم ہوجائے گا ؟

پسندیدہ جواب

پرورش کے متعلق گزارش ہے کہ جب خاونداور بیوی کا ملک علیحدہ علیحدہ ہواور بچہ بھی پرورش کی عمر (یعنی سات برس کی عمر سے چھوٹا) میں ہو تو صحیح اوراصل یہی ہے کہ پرورش کا حق ماں کو ہے ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

(جب تک نکاح نہ کرلے تواس کی زیادہ حقدار ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (1938)

-

یہ تواصل کے اعتبار سے ہوا، لیکن یہاں ایک اوراصل اورقاعدہ ہے کہ پرورش بچے کی مصلحت پر مبنی ہے :

تواگر ماں یا پھر باپ کے ساتھ سفر میں بچے کو ضرر اور تکلیف ہو تو بچے کی پرورش کا مسئلہ والد کے حق میں ہوگا کہ بچے کو سفر کی وجہ سے تکلیف نہ ہو، اوراگر ماں کے ساتھ ایک ملک سے دوسرے ملک سفر میں بچے کو کوئی ضرر اور تکلیف نہیں ہوتی تو اصلا پرورش کا حق ماں کو ہی حاصل رہے گا ۔

اور غیر اسلامی ممالک میں پرورش وغیرہ کے مسائل میں غیر اسلامی عدالتوں کا رخ کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ طاغوت سے فیصلہ کروانا ہے جو کہ جائز نہیں اوراللہ تعالی کا فرمان تو کچھ اس طرح ہے :

{اور جو بھی اللہ تعالی کے نازل کردہ (دین) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ کافر ہیں} المائدۃ (44) ۔

اور اللہ تعالی نے دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{آپ ان کے درمیان اللہ تعالی کے نازل کردہ (دین) حق کے مطابق فیصلہ کریں اوران کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے شریعت اور طریقہ بنایا ہے} المائدۃ (48) ۔

لھذا خاوند اور بیوی پر ضروری ہے کہ وہ مراکز اسلامیہ میں جائیں اور اہل علم سے پوچھیں اوران سے فیصلہ کروائیں ۔

اور جب عورت شادی کر لے تو اس سے پرورش کا حق ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور حدیث بھی گزر چکی ہے ، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (9463) دیکھیں ۔

واللہ اعلم .